REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۴۹/۱۴ یکم فتح ۱۳۳۹ ہش یکم دسمبر ۱۹۶۰ء نمبر ۲۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۰ نومبر بوقت دس بجے صبح

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

سرگودھا ڈویژن قائم کرنے کا باضابطہ طور پر اعلان کردیا گیا

نئے ڈویژن میں سرگودھا۔ میانوالی۔ لائل پور اور جھنگ کے اضلاع شامل ہونگے

کراچی ۳۰ نومبر۔ مغربی پاکستان میں سرگودھا کے نئے ڈویژن کے قیام کا باضابطہ طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ سرکاری اعلان کے مطابق نئے ڈویژن کے قیام کے علاوہ صوبہ کے بعض دیگر ڈویژنوں کی حدود میں بھی ردّ و بدل کیا جائے گا۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صدر مملکت نے اس سلسلے میں منظوری دے دی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ایک حکم موسومہ مغربی پاکستان کا حکم مجریہ ۱۹۶۰ء جاری کیا ہے۔ اس حکم کی رو سے اب اس صوبہ میں ۱۱ ڈویژن ہونگے نیا ڈویژن سرگودھا ہوگا۔ جس میں سرگودھا میانوالی لائل پور اور جھنگ کے اضلاع شامل ہیں۔ راولپنڈی ڈویژن میں اب کیمل پور، راولپنڈی جہلم اور گجرات کے اضلاع شامل ہوں گے ملتان ڈویژن۔ ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ ملتان اور منٹگمری کے اضلاع پر مشتمل ہوگا۔ بہاولپور ڈویژن میں اب اضلاع۔ بہاول پور، بہاول نگر اور رحیم یار خاں ہوں گے۔ باقی ڈویژنوں کے اضلاع میں کوئی ردّ و بدل نہیں کیا گیا۔

پرائمری تعلیم کی ذمہ داری یکم جنوری سے ضلع کونسلوں کو منتقل کردی جائے گی

کمشنروں کی کانفرنس کا فیصلہ

لاہور ۳۰ نومبر۔ مغربی پاکستان کے ڈویژنل کمشنروں کی کانفرنس میں بنیادی جمہوری اداروں کے کام سے متعلق اہم فیصلے کئے گئے ہیں کانفرنس میں بنیادی جمہوریتوں کے کام کی رفتار کا جائزہ لیا گیا اور تجربہ کی روشنی میں مشکلات دور کرنے کے بارے میں بھی فیصلے کئے گئے۔

کانفرنس کا اجلاس ۵ گھنٹے تک جاری رہا اس کی صدارت کے فرائض چیف سکرٹری مسٹر ایم خورشید نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق مرکزی حکومت نے زکواۃ کے جو ٹکٹ جاری کئے ہیں۔ وہ بنیادی جمہوریتوں کو رضاکارانہ فروخت کے لئے تقسیم کئے جائیں گے مالیات کے صوبائی سکرٹری نے بتایا کہ اس سلسلہ میں قواعد و ضوابط وضع کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ زکواۃ کے ٹکٹوں کی رضاکارانہ فروخت مشرقی پاکستان میں پہلے ہی بڑی مقبول ہو چکی ہے — کانفرنس میں پرائمری تعلیم کی ذمہ داری، ڈسٹرکٹ کونسلوں کو منتقل کرنے کے بارے میں بھی غور کیا گیا۔ مالیات کے سیکرٹری نے بتایا کہ یکم جنوری ۱۹۶۰ء سے پرائمری تعلیم ضلع کونسلوں کو منتقل ہو جائے گی ضلع کونسلوں کو پرائمری تعلیم کے لئے ۶۱-۱۹۶۰ء کے اس سلسلہ میں کل اخراجات کا ۵۰ فیصد حکومت کی طرف سے امداد کے طور پر دیا جائے گا۔

افریقہ میں ایک نئی اسلامیہ جمہوریہ کا قیام

ناوکچوٹ ۳۰ نومبر (مارے تانیہ) مارے تانیہ کی اسلامیہ جمہوریہ آج دس توپوں کی گونج سے معرض وجود میں آگئی۔ اس کے ساتھ ہی مغربی وسطی افریقہ میں فرانسیسی حکمرانی کا خاتمہ ہوگیا نئی حکومت کے سربراہ مختار ولد دادہ آئندہ بدھ کو اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر (نیویارک) روانہ ہو جائیں گے۔ مارے تانیہ کو اگر اقوام متحدہ کی رکنیت مل گئی، تو اس بین الاقوامی ادارے کے ارکان کی تعداد سو ہو جائے گی۔

کینیڈی آئزن ہاور سے ملیں گے

واشنگٹن ۳۰ نومبر۔ وائٹ ہوس سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کے منتخب صدر مسٹر کینیڈی اور موجودہ صدر مسٹر آئزن ہاور ۲ دسمبر کو تبادلہ خیالات کریں گے۔

بھارت میں پاکستانیوں پر پابندی

نئی دہلی ۳۰ نومبر، بھارتی حکومت نے غیر ملکیوں کے قانون مجریہ ۱۹۴۸ء میں ترمیم کر دی ہے جس کے تحت ہندوستان جانے والے پاکستانیوں کی نقل و حرکت پر بعض پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ جب پاکستانی باشندے ہندوستان جائیں گے۔ تو وہ صرف ان علاقوں میں جا سکیں گے۔ جو ان کے ویزا یا پاسپورٹ میں درج ہوں گے۔

نئی درآمدی پالیسی کا اعلان

لاہور ۳۰ نومبر۔ وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے آج یہاں کہا کہ جنوری تا جون کی مدت کے لئے نئی درآمدی پالیسی کا اعلان اگلے ماہ کے وسط میں کر دیا جائے گا۔

مینڈریز کو ایک الزام سے بری کر دیا گیا

یاسیڈا ۳۰ نومبر۔ نیویارک ٹائمز کی اطلاع کے مطابق ترکیہ کی خاص عدالت نے (جس میں معزول حکمرانوں پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے) سابق وزیر اعظم مسٹر عدنان مینڈریز کو اس الزام سے بری کر دیا ہے۔ کہ انہوں نے ایک مخنیہ کے بچے کو قتل کرا دیا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک ملزم ڈاکٹر عطا بے کو بھی بری کر دیا گیا ہے۔

پاکستان کا وفد اردن جائیگا

عمان ۳۰ نومبر۔ پاکستان کا ایک چار رکنی وفد آئندہ ماہ یہاں پہنچ رہا ہے۔ یہ وفد اردن کے حکام سے دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی اور ثقافتی تعلقات کو مضبوط بنانے کے بارے میں بات چیت کرے گا۔ اس امر کا انکشاف آج یہاں ایک سرکاری اعلان میں کیا گیا۔

پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان ثقافتی معاہدے

جاکرتہ ۳۰ نومبر۔ انڈونیشی سفیر نے بتایا کہ پاکستان اور انڈونیشیا کے مابین اقتصادی و ثقافتی تعلقات کو فروغ دینے کے لئے کچھ عرصہ سے بات چیت جاری تھی۔ اب ثقافتی معاہدے کو آخری شکل دے دی گئی ہے۔ انڈونیشی سفیر نے بتایا کہ وہ صدر ایوب کے دورہ انڈونیشیا کے بعد قریباً ۴ ہفتے اپنے ملک میں قیام کریں گے

صدر منیلا بھی ٹھہریں گے

کراچی ۳۰ نومبر۔ منیلا کے سرکاری ذرائع نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ صدر ایوب ٹوکیو جاتے ہوئے ایک رات منیلا میں ٹھہریں گے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم دسمبر ۶۰ء

تابکار ذرّوں کی ہلاکت آفرینی

فسانہ نگار مسٹر نیول شیوٹ نے ایک ناول لکھا ہے جس میں جوہری جنگ میں دنیا کی تباہی کو بڑی چابک دستی سے بیان کیا گیا ہے۔ اور جس میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ اگر جوہری جنگ ہوئی تو تمام دنیا تباہ ہو جائے گی۔ اور کوئی متنفس زندہ نہیں بچے گا۔ یہ ناول بڑی سرعت کے ساتھ دنیا میں پھیلا ہے اور اس کی لاکھوں کاپیاں مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر پھیل گئی ہیں جس سے جوہری جنگ کا خوف لوگوں کے دلوں پر بیٹھ گیا ہے۔

ریڈرز ڈائجسٹ میں اس خوف کو دور کرنے کے لئے مسٹر شیورٹ السپ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے اس نے بتایا ہے کہ مسٹر نیول شیوٹ کے افسانہ میں جو کوائف بیان کئے گئے ہیں وہ ٹیکنیکل لحاظ سے درست نہیں ہیں۔ اور اس میں جو یہ بتایا گیا ہے کہ تابکار ذروں کا اثر جو نہایت مہلک ہے اس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں سراسر غلط ہے مسٹر سٹیورٹ نے بتایا ہے کہ اس ناول کی بنیاد تابکار ذروں کی بارش کے متعلق دو غلط مفروضوں پر رکھی گئی ہے ایک یہ کہ تابکار ذروں سے بچنے کا کوئی امکان نہیں۔ افسانہ میں بتایا گیا ہے کہ وہ لوگ جو آسٹریلیا میں رہتے تھے اور جو جنوبی نصف کرہ ارض میں واقعہ ہے اور جو براہ راست جوہری بموں کا نشانہ نہیں بنا یا گیا۔ تابکار ذروں کے اثر سے اسی طرح اجل کا شکار ہو گئے جس طرح دوسرے کیونکہ تابکار ذرے پھیلتے ہوئے اپنی ہلاکت آفرینی کو وہاں تک بھی لے گئے۔

مسٹر سٹیورٹ کا کہنا ہے کہ ایسا خیال سراسر بے ہودہ ہے اور اگر بے ہودہ نہ بھی ہو تو آسٹریلیا کے رہنے والے پھر بھی بچ سکتے ہیں اگر ان میں ذرا بھی عقل ہو اور وہ اس طرح کہ وہ وقت کے اندر ذروں کے اثر سے بچنے کے لئے پناہ گاہیں تعمیر کر سکتے ہیں کنکریٹ کے دو فٹ ان کو تابکار ذروں سے اچھی خاصی پناہ دے سکتے ہیں۔ اگر کنکریٹ دستیاب نہ ہو تو چند مٹی کی بوریاں کافی ہیں، مٹی کی تین فٹ موٹی دیوار مکمل پناہ کا کام دے سکتی ہے دو تین ہفتہ کے لئے کھانے پینے کا سامان لے کر وہ پناہ گاہ میں اس وقت تک بڑے بخنت ہو کر رہ سکتے ہیں جب تک تابکار ذروں کی بارش غیر موثر ہو جائے۔ اگر وہ ایسے علاقہ میں بھی ہیں جہاں تابکار ذروں کی سخت بارش ہوئی ہو پھر بھی ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

مسٹر سٹیورٹ کہتے ہیں کہ دوسرا غلط مفروضہ یہ ہے کہ تابکار ذروں کا اثر ہمیشہ تک رہتا ہے یہ کہنا کہ جہاں بم پھٹے ہیں وہاں بعد میں جانا بھی مہلک ثابت ہوگا۔ صحیح نہیں ہے۔ تابکار ذروں کی بارش کا اثر چند ہفتوں سے زیادہ نہیں رہتا اتنے عرصہ میں وہ بالکل زائل ہو جاتا ہے اور جہاں بم پھٹے ہوں وہاں بھی فضا جلد ہی صاف ہو جاتی ہے۔

مسٹر سٹیورٹ کہتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے کہ تابکار ذروں کی بارش کوئی کھیل نہیں اگر جوہری جنگ ہوئی تو بڑی تباہی آئیگی اور یہ ممکن ہے کہ نوع انسانی کسی دن ایسی قابلیت حاصل کر لے کہ وہ جیسا کہ افسانہ میں بیان کیا گیا ہے اپنی ہستی کا صفایا کر لے لیکن آج وہ دن نہیں اور نہ یقین ہے کہ ہماری زندگی میں آئے۔

مسٹر سٹیورٹ کی اس حوصلہ افزائی سے اتنا معلوم ہو جاتا ہے کہ ابھی تک جوہری جنگ کے متعلق جو علم حاصل ہوا ہے وہ یہ ہے کہ تابکار ذروں کا مہلک اثر دائمی نہیں اور نہ وہ اتنا پھیلاؤ رکھتا ہے کہ براہ راست ان کی زد میں جو علاقہ ہے اس سے دور دور تک اس کا اثر پہنچے۔ اس لئے ابھی تک انسان ایسے سامان کر سکتا ہے کہ اگر جوہری جنگ ہو تو ایسی پناہ گاہیں تیار کر لے جو اس کو ذروں کی بارش سے محفوظ رکھیں یہ انکشاف واقعی نہایت تسلی بخش ہے تاہم مسٹر سٹیورٹ بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ امکان اسی وقت تک ہے جب تک انسان مہلک ہتھیاروں میں موجودہ ترقی سے آگے نہیں بڑھتا۔ اگر اس نے ہلاکت سامانی میں مزید ترقی کر لی تو ہو سکتا ہے کہ ایسی پناہ گاہیں بھی ناکارہ ہو جائیں اور ترقی کا یہ سیلاب ابھی تک بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اس کے تھمنے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ اگر چند سال تک تباہی سے بچاؤ کی یہ میسر ودہ حالت قائم بھی رہے تو اس سے حقیقی تسلی کس طرح ہو سکتی ہے اور انسان یہ چند سال بھی کس طرح اطمینان کی سانس لے سکتا ہے کیونکہ کیا معلوم ہے کہ کب کوئی سائنسدان ایسا مہلک ہتھیار ایجاد کر لے جس کے سامنے یہ پناہ گاہیں بھی کوئی حیثیت نہ رکھتی ہوں۔ اس طرح مسٹر سٹیورٹ کی تشفی دہانی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

انسان کا ذہن بھی عجیب ہے کہ ایسے حقیقی خطرہ کو تو بعض امکانات کی وجہ سے ٹال دینا چاہتا ہے اور اس خیال میں مگن رہنا چاہتا ہے۔ کہ ابھی حقیقی خطرہ دور ہے۔ ابھی جو خطرہ ہے اس کا کچھ نہ کچھ علاج ہو سکتا ہے۔ گو یہ تسلی بھی مبہم اور غیر یقینی ہی ہے۔ دوسری طرف یہی مغربی انسان اضافہ آبادی کے لئے اتنا فکرمند ہے کہ پیدائش پر ہی قدغن لگانے کے لئے تلا ہوا ہے۔ کیونکہ اس کا خیال ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد دنیا کی آبادی اتنی بڑھ جائے گی کہ غذائی پیداوار اکتفا نہیں کرے گی اور انسان بھوکوں مر جائیں گے۔ حالانکہ انسانی پیدائش بڑی حد تک قدرت کے ہاتھ میں ہے اور بموں کی تیاری خود اسکی اپنی ایجاد ہے اور وہ چاہے تو دنیا کو اس تباہی سے بچا سکتا ہے۔

یہ نتیجہ ہے اس ذہنی افتاد کا جو خالص مادہ پرستی کی وجہ سے مغربی اقوام نے پیدا کر لی ہے۔ سوال ہے کہ کیا انسان کی یہ خطرناک ذہنیت بدلی جا سکتی ہے یا نہیں؟ ہمارا خیال ہے کہ بدلی جا سکتی ہے اور وہ چیز جو یہ انقلاب لا سکتی ہے مذہب کے سوا کچھ نہیں۔ مذہب کی طرف رجوع کرنا انسان کے اپنے اختیار میں ہے اور اگر آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت کے طریقے بدل دئے جائیں تو ایک ہی نسل میں بڑا انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ تاہم مذہب

(باقی صـ پر)

لب گرچہ نہیں مانتے دل مان گئے ہیں

ہے تو ہی مسیحائے زماں جان گئے ہیں
پہچاننے والے تجھے پہچان گئے ہیں

انکار جو کرتے ہیں کئے جائیں کئے جائیں
لب گرچہ نہیں مانتے دل مان گئے ہیں

ہو سکتی نہیں غرق کبھی نوح کی کشتی
چھو چھو کے اسے سینکڑوں طوفان گئے ہیں

ہے شان پس مرگ بھی ہے اہل جنوں کی
گل تا بہ لحد چاک گریبان گئے ہیں

کفار تو کعبہ کی طرف آنے لگے ہیں
اور بتکدے کی سمت مسلمان گئے ہیں

اس آئنہ خانہ سے فلاطون و ارسطو
حیران و پریشان و پشیمان گئے ہیں

تنویر اب آئے ہیں بڑے بن کے جنونی
اس دشت کی خاک آگے بہت چھان گئے ہیں

خطبۂ نکاح

شادی دنیا کی اصلاح اور بگاڑ میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے

اس موقعہ پر خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں اور خلافِ شریعت افعال سے پوری طرح بچنا چاہئیے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام ۸ یارک روڈ دہلی

۲۷ ستمبر ۱۹۴۶ء دہلی میں ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل خطبہ پڑھا تھا جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے:۔

سورۂ فاتحہ و آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے اس وقت سر درد کی شکایت ہے اس لئے میں زیادہ بول نہیں سکتا میں مختصر طور پر خطبہ پڑھونگا۔

دنیا کا سارا امن وامان

شادی بیاہ پر منحصر ہے۔ بظاہر یہ اعلان معمولی معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت ساری دنیا کی سیاست حکومت اور اقتصادی حالت نکاح پر منحصر ہے۔ اور جتنی نیک تحریکیں یا جتنے فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کی بنیاد نکاح پر ہوتی ہے۔ بعض لوگوں نے ان فتنوں کو دیکھ کر یہ عقیدہ رائج کیا ہے کہ شادیاں نہیں کرنی چاہئیں کیونکہ ان کی وجہ سے ہی سب فسادات پھیلتے ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے عیسائیوں میں منک (Monk) اور نن (Nun) کا طریق رائج ہوا۔ اور لوگوں نے

رہبانیت کے طریق

کو اسی لئے اختیار کیا۔ کہ نہ اولادیں پیدا ہوں اور نہ یہ فسادات پھیلیں۔ گویا اس طریق سے انہوں نے فتنہ کا سدباب کرنا چاہا مگر انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ جس چیز کی خواہش فطرت کے اندر رکھ دی گئی ہے۔ اسے چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اور اس سے رکنا دنیا کے لئے ناممکن ہے۔ باوجود اس کے عیسائی دنیا میں ہزاروں ہزار منک اور ننز ہیں لیکن دنیا کی آبادی میں کمی نہیں ہوئی۔ اور ان فتنوں اور فسادوں کے دروازے بند نہیں ہوئے پس یہ سمجھنا کہ رہبانیت دنیا کو امن دے سکتی ہے یہ بالکل غلط ہے۔ اور نہ ہی دنیا اسے اختیار کر سکتی ہے۔ اب سوال ہوتا ہے

کہ اگر یہ فطرتی خواہش ہے اور انسان شادی کرنے پر مجبور ہے۔ اور پھر آگے شادی سے نسل پیدا ہوتی ہے۔ اور نسلوں کے بڑھنے سے فسادات پھیلتے ہیں تو پھر کیا کیا جائے اس کا جواب یہ ہے کہ شادی کے اس طریقہ کو اختیار کیا جائے۔ جو بنی نوع انسان کے لئے مفید اور باعثِ راحت و آرام ہو۔ اور وہ

اصل طریقہ اسلام نے پیش کیا

ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ نسلوں کے منبع کی تربیت کرو اگر تمہاری عورتوں میں نیکی اور تقویٰ ہوگا۔ تو آئندہ تمہاری اولادوں میں بھی یہ چیز پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ دنیا کے لئے فتنہ و فساد کا موجب نہ بنیں گے۔ بلکہ دنیا کے لئے امن کا ذریعہ بنیں گے۔ اور چونکہ شادی کے نتیجہ میں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے یہ ضروری قرار دیا۔ کہ نکاح کے موقعہ پر بھی میاں بیوی کو وعظ و نصیحت کی جائے اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات جو میں نے ابھی تلاوت کی ہیں ہمیشہ نکاح کے موقعہ پر پڑھی ہیں۔ ان میں والدین اور میاں بیوی کے فرائض

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک بہت بڑی نہر

”فرمایا دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے۔ جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ جن کو سُوا کہتے ہیں۔ یا راجباہا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں مثلاً زبان وغیرہ اگر چھوٹی نہر یا سوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے۔ تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔“

(منقول از ملفوظات احمد)

بیان کئے گئے ہیں۔ نکاح کی رسم تو قریباً تمام قوموں میں ہے۔ اس موقعہ پر خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ یعنی لوگ باجے بجاتے ہیں۔ بعض کئی اور رسوم ادا کرتے ہیں۔ ہندوؤں میں مٹھائیوں کی گڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور میاں بیوی کو پھیرے دیئے جاتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ خوشی کا موقعہ ہوتا ہے۔ لیکن اسلام نے اس موقعہ کو صرف خوشی ہی نہیں قرار دیا۔ بلکہ مرد اور عورت کو سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ یہ نکاح جو تم کرنے لگے ہو۔ اس سے بچے پیدا ہوں گے جن سے ہزار ہا قسم کی خوبیاں یا عیب رونما ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے اس کام میں ہاتھ ڈالو۔ مثال کے طور پر تم دیکھو انبیاء بھی عورتوں سے ہی پیدا ہوئے۔ اور ان نکاحوں کے نتیجہ میں پیدا ہوئے۔ اور ان کے دشمن بھی عورتوں سے ہی پیدا ہوئے اور نکاحوں کے نتیجہ میں پیدا ہوئے لیکن دونوں میں

زمین و آسمان کا فرق

ہے۔ فرعون موسےٰ یعنی جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا اور جس کا نام عمیس تھا۔ جب اس کے ماں باپ کی شادی ہوئی ہوگی تو کتنی دھوم دھام سے ہوئی ہوگی۔ لاکھوں روپے کا جہیز دیا گیا ہوگا۔ ملک بھر میں چراغاں کیا گیا ہوگا۔ کہ شہزادہ کی شادی ہو رہی ہے ملک کے کونے کونے سے مبارکباد کے پیغام آئے ہوں گے۔ مگر کسی کو معلوم نہ تھا کہ اس دھوم دھام کی شادی کے نتیجہ میں وہ انسان پیدا ہوگا جس پر ہمیشہ لعنتیں پڑتی رہیں گی۔ اور جب حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ماں باپ کی شادی ہوئی ہوگی۔ تو کتنی خاموش شادی ہوگی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد

غریب آدمی تھے۔ بھٹے میں اینٹیں پکانے کا کام کرتے تھے۔ ان کی خوشی زیادہ سے زیادہ یہ ہوئی ہوگی کہ پانچ سات آدمیوں کو کھانا کھلا دیا ہوگا۔ سارے ملک میں چراغاں کسی ایک شہر میں بھی چراغاں نہ ہوا ہوگا بلکہ کسی ایک قصبہ میں بھی نہ ہوا ہوگا۔ کسی گاؤں میں بھی نہ ہوا ہوگا۔ بلکہ کسی گاؤں کی گلی میں بھی نہ ہوا ہوگا۔ بلکہ ان کے اپنے گھر میں بھی نہ ہوا ہوگا۔ مگر کون کہہ سکتا تھا کہ اس خاموش شادی کے نتیجہ میں ایک ایسا انسان پیدا ہوگا۔ جس پر دنیا کے سارے کونوں سے رحمتیں بھیجی جائیں گی ایک طرف تو وہ دھوم کی شادی ہے جس کے نتیجہ میں وہ شخص پیدا ہوا۔ جس پر تمام دنیا کی لعنتیں پڑتی ہیں۔ اور دوسری طرف وہ خاموش شادی ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ شخص پیدا ہوا۔ جس پر صبح شام رحمتیں بھیجی جاتی ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں

جو بڑے بڑے فریسی تھے۔ ان کے والدین کی جب شادیاں ہوئی ہوں گی تو کس شان و شوکت سے ہوئی ہوں گی اور ملک بھر میں شور پڑ گیا ہوگا کہ فلاں عالم کی شادی ہے۔ مگر مسیح علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو یہودی علماء نے آپ کو سخت سے سخت تکلیفیں دیں اور ان کے ماننے سے انکار کیا۔ ان کی والدہ پر بہتان باندھے کہ نعوذ باللہ یہ ولدالزنا ہے اور مسیح علیہ السلام کو مصلوب کرنے کی انتہائی کوششیں کیں گو وہ صلیب پر چڑھانے میں تو کامیاب ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو صلیب سے زندہ اتار لیا اور یہودیوں کے اس سلوک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی۔ اب یہودی جہاں جاتے ہیں وہاں ان پر لعنت ہی پڑتی ہے۔ ہٹلر مسولینی اور فرینکو نے ان کے لاکھوں آدمیوں کو مروا دیا اور ان پر ایسی لعنت پڑی ہے کہ انیس سو سال گذر چکے ہیں۔ اور یہودی لاکھوں خون دے چکے ہیں۔ لیکن ان سے وہ لعنت دور نہیں ہوتی۔ یہ سب اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی مخالفت کی اور انہیں صلیب پر لٹکایا۔ اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے ماننے والوں کو اس قدر ترقی دی کہ وہ تمام دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ یہی کیفیت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش

کے وقت تھی۔ جب ابوجہل پیدا ہوا ہوگا تو پتہ نہیں کتنی قربانیاں ذبح کی گئی ہوں گی اور کتنی دعوتیں کی گئی ہوں گی۔ اس وقت لوگ کہتے ہوں گے کہ کتنا بھاگوان بچہ ہے کہ جس کی خوشی میں اس قدر قربانیاں ذبح کی گئی ہیں اور اتنے غریبوں کو کھانا ملا ہے۔ لیکن جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ اس وقت آپ کے والد فوت ہو چکے تھے اور آپ یتیم ہونے کی حالت میں اس دنیا میں آئے لیکن وہ بچہ جس کے متعلق لوگوں کا خیال تھا کہ یہ بڑا بھاگوان ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسعود وطن سے دور لعنتی موت مرا اور ہمیشہ کے لئے ذلت کے گڑھے میں جا پڑا اور آج کوئی اس کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتا۔ اس کی اپنی اولاد نے بھی اس کا نام لینا پسند نہ کیا۔ لیکن جہاں اس کا کوئی نام لینے والا موجود نہیں۔ وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لینے والے کروڑوں لوگ دنیا میں موجود ہیں۔ حالانکہ آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ کہ

کل کو اس کام کے بڑے بڑے نتائج نکلنے والے ہیں۔ اس لئے

تقویٰ اور خشیت اللہ

کے ساتھ اس گھر میں داخل ہو اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ احکام کے مطابق اپنی زندگی گذارنے کی کوشش کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے اور محض نفسانی خواہش کو مدنظر رکھو گے تو آئندہ تمہاری قوم کے لئے خطرناک نتائج پیدا ہوں گے۔ پس شادی کے وقت مرد اور عورت کو اور دوسرے رشتہ داروں کو بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ان کے لئے آرام اور اطمینان کا باعث بنائے۔ جب تقویٰ اللہ کا خانہ خالی چھوڑا جاتا ہے اس وقت شادیاں دنیا کے لئے تباہی کا موجب بن جاتی ہیں۔ یورپ کے لوگ چونکہ محض نفسانی خواہشات کے لئے شادیاں کرتے ہیں اس لئے ان

شادیوں کے بد نتائج

بھی نکل رہے ہیں اور تمام ممالک اکثر ایک دوسرے سے برسرپیکار رہتے ہیں اور ایک قوم دوسری قوم کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جب بھی نفسانی لذات کے پورا کرنے کے لئے شادیاں کی جائیں گی۔ ان کے نتائج برے ہی نکلیں گے اور ان کی نسلیں اپنی قوم کی تباہی کا موجب بنیں گی۔ اور آج ہمیں یہ نظارہ یورپ میں نظر آ رہا ہے۔ پس دنیا کی فتوحات اتنی اہم نہیں۔ کسی ملک کا فتح ہونا یا ہاتھ سے نکل جانا اتنا اہم نہیں جتنا کہ شادی اور بچے کا پیدا ہونا اہم ہے بعض لوگ ان خوشی کے مواقع پر اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں اور خلاف شریعت افعال بھی شادی بیاہ کے موقع پر کر گذرتے ہیں حالانکہ یہ ایک ایسا موقع ہے جس پر انسان کو پوری خشیت اور خضوع سے دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوتاہیوں اور لغزشوں کو معاف فرماتے ہوئے شادی کے نیک نتائج پیدا کرے۔ ہماری جماعت کو یہ بات خاص طور پر مدنظر رکھنی چاہیئے کہ شادیوں اور نکاحوں کے مواقع پر ان کی حرکات اور ان کے افعال دوسرے لوگوں جیسے نہ ہوں اور وہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان شادیوں کو حقیقی معنوں میں شادیاں بنائے۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا انسان کو علم ہی نہیں ہوتا۔ یا اس کے بس سے باہر ہوتی ہیں۔ وہ خود ان کی اصلاح نہیں کر سکتا۔ ایسے موقع پر دعا ہی ان کیلئے بہتری کے سامان پیدا کرتی ہے۔

(اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نکاح کا اعلان فرمایا)

مصباح کے خریدار بڑھائیں!

(از محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جیسا کہ سالانہ اجتماع میں اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ لجنات کی ماہانہ رپورٹس میں اس بات کا بھی جائزہ لیا جائے گا کہ مصباح کی خریداری بڑھانے کے لئے کیا کوشش کی گئی اور اس کے نتائج کیا رہے۔ پھر سال بھر کی کارگذاری پر نمبر دیئے جائیں گے اور جو جماعت اول اور دوم آئے گی اسے سالانہ اجتماع کے موقع پر انعام دیا جائے گا۔ امید ہے تمام لجنات اس نیک اور اہم کام کے لئے مسابقت کی روح کے ساتھ کوشش کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کی مدد فرمائے۔ آمین

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حصہ آمد کے بقایا دار اور سیکرٹری صاحبان مال توجہ فرمائیں!

(۱) جن احباب نے حصہ آمد کی وصیت کی ہوئی ہے ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی وصیت کی روح اور اس کی غرض و غایت اور مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی وصیت کا ماہوار چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں اور اس میں ناغہ نہ ہونے دیں۔ مجبوریاں اور معذوریاں تو ہر انسان کے پیچھے لگی ہوئی ہیں اور انسان کا نفس ایسا حیلہ جو اور بہانہ ساز ہے کہ اسے جہاں بھی ذرا سی الجھن اور مشکل نظر آتی ہے۔ وہ اسے اپنے لئے وجہ جواز قرار دے کر اس کا نام مجبوری اور معذوری رکھ لیتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ وصیت کے معاملہ میں اس نے کیا عہد کیا تھا جسے اب وہ اپنی دوسری ضروریات پر مؤخر کر رہا ہے۔ پس ہر ایک موصی کا فرض ہے کہ وہ اپنی دوسری ضروریات پر اس عہد کو مقدم کرے جو اس نے وصیت کرتے وقت کیا تھا۔

(۲) اور حصہ آمد کے وہ موصی احباب جو چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار ہیں۔ ان کے لئے تو یہ بات بہت ہی نامناسب اور ناز یبا ہے کہ وہ اپنے بقایوں کو جلد از جلد صاف نہ کریں۔ کیا یہ قاعدہ ان کو فکر میں ڈالنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ چھ ماہ سے زیادہ چندہ وصیت ادا نہ ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخی ہو جاتی ہے۔

(۳) اور وہ احباب جنہوں نے اپنا بقایا ادا کرنے کے لئے اقساط کی صورت میں مہلت لے رکھی ہے۔ ان کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی پیش کردہ اور مجلس کارپرداز کی منظور کردہ صورت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور یہ فائدہ اسی صورت میں اٹھا سکتے ہیں کہ بقایا کے حساب میں بھی منظور شدہ قسط باقاعدہ ادا کرتے رہیں اور اس کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی۔ اگر وہ صرف بقایا ادا کریں گے اور ماہوار حصہ آمد کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار نہیں کریں گے تو یہ طریق ان کو ہرگز کوئی فائدہ نہیں دے سکتا کہ پچھلا حساب تو بیباق کرتے رہیں اور آئندہ بقایا دار بنتے جائیں۔

(۴) سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ فقرہ نمبر ۳ میں جن بقایا داروں کا ذکر کیا گیا ہے ان کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ رقم بقایا اور اس کی ادائیگی کے لئے منظور شدہ قسط کی اطلاع موصی کے علاوہ مقامی سیکرٹری مال کو بھی دے دی جاتی ہے اور اس کی غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ اس فیصلہ کے مطابق قسط بقایا اور ماہوار حصہ آمد ان سے باقاعدہ وصول کرتے رہیں۔

(۵) اگر کوئی صاحب پیدا ہونے والی رعایت سے کر پھر بھی اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور ان کا عمل ان کی درخواست کے خلاف ہے تو وہ اس رعایت کے ہرگز مستحق نہیں اور مقامی سیکرٹری صاحب مال کا فرض ہے کہ اصلاح کے لئے مقامی امیر یا صدر صاحب کی خدمت میں معاملہ پیش کریں۔ اور اصلاح کی صورت نہ پیدا ہونے پر سیکرٹری مجلس کارپرداز کو رپورٹ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

ایک نہایت درد انگیز تاریخی دُعا

جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی جانب سے میدان عرفات میں کی گئی

حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی کا مقام

حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود کے ان اولین عشاق میں سے تھے جنہوں نے اپنے کثیر ارادت مندوں اور عقیدت مندوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضرت کے دامن سے وابستگی اختیار کر لی تھی اور شاہی پر غلامی کو ترجیح دی۔ حضرت کو بھی آپ سے دلی محبت والفت تھی۔ جس کا ذکر اکثر ان کی وفات کے بعد فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ مارچ ۱۸۸۹ء میں جب بیعت اولیٰ ہوئی تو حضرت اقدس نے اس مقدس تقریب کے لئے حضرت صوفی صاحب رضی اللہ عنہ ہی کے مکان کا انتخاب فرمایا۔ پھر اس کے بعد جب ازالہ اوہام کی تصنیف فرمائی تو اس میں اپنے مخلصین کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کے متعلق تحریر فرمایا "حبی فی اللہ منشی احمد جان صاحب مرحوم اس وقت ایک نہایت غم سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ پُر درد قصہ مجھے لکھنا پڑا اور اب یہ ہمارا دوست اس عالم میں موجود نہیں ہے اور خداوند کریم و رحیم نے بہشت بریں کی طرف بلا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وانا بفراقہ لمحزونون حاجی صاحب مغفور مرحوم ایک جماعت کثیر کے پیشوا تھے اور ان کے مریدوں میں آثار رشد و سعادت و اتباع سنت نمایاں ہیں اگرچہ حضرت موصوف اس عاجز کے شروع سلسلہ بیعت سے پہلے ہی وفات پا چکے لیکن یہ امر ان کے خوارق میں سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے بیت اللہ کے قصد سے چند روز پہلے اس عاجز کو ایک خط ایسے انکسار سے لکھا جس میں انہوں نے درحقیقت اپنے تئیں اپنے دل میں سلسلہ بیعت میں داخل کر لیا۔ چنانچہ انہوں نے اس میں بصرت صالحین پر اپنا توبہ کا اظہار کیا اور اپنی مغفرت کے لئے دعا چاہی اور لکھا کہ میں آپ کے للّٰہی ربط کے زیر سایہ اپنے تئیں سمجھتا ہوں اور پھر لکھا کہ میری زندگی کا نہایت عمدہ حصہ یہی ہے کہ میں آپ کی جماعت میں داخل ہو گیا ہوں اور پھر کسرِ نفسی کے طور پر اپنے گذشتہ ایام کا شکوہ لکھا اور بہت سے رقّت آمیز ایسے کلمات لکھے جن سے رونا آتا تھا اس دوست کا وہ آخری خط جو ایک دردناک بیان سے بھرا ہوا ہے اب تک موجود ہے مگر افسوس کہ حج بیت اللہ سے واپس آتے وقت پھر اس مخدوم پر بیماری کا ایسا غلبہ طاری ہوا کہ اس دور افتادہ کو ملاقات کا اتفاق نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد ہی وفات کی خبر سنی گئی اور خبر سنتے ہی ایک جماعت کے ساتھ قادیان میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔ حاجی صاحب مرحوم اظہار حق میں بہادر آدمی تھے۔ بعض نافہم لوگوں نے حاجی صاحب موصوف کو اس عاجز کے ساتھ تعلق ارادت رکھنے سے منع کیا کہ اس میں آپ کی کسرِ شان ہے لیکن انہوں نے فرمایا کہ مجھے کسی شان کی پرواہ نہیں اور نہ مریدوں کی حاجت۔"

حضرت صوفی صاحب کا عزم حج

۱۸۸۵ء کے اوائل میں حضرت صوفی احمد جان رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اجازت سے جب سفر حج پر روانہ ہونے لگے تو حضرت مسیح موعود نے اپنے قلم سے انہیں ایک درد انگیز دعا تحریر فرمائی اور لکھا "اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ نصیب ہو تو اس مقام محمود مبارک کی انہیں لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گذارش کریں۔" نیز یہ ہدایت فرمائی کہ "آپ پر فرض ہے کہ انہیں الفاظ سے بلا تبدیل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دعا کریں۔" چنانچہ حضرت صوفی صاحب رضی نے حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں ۹ ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ مطابق ۱۹ ستمبر ۱۸۸۵ء کو میدان عرفات میں پڑھی آپ کے پیچھے اس وقت ان کے ۲۲ خدام اور عقیدتمند تھے جن میں حضرت شہزادہ عبد المجید رضی اللہ عنہ مبلغ ایران حضرت خان صاحب محمد امیر خان صاحب رضی اور حضرت قاضی زین العابدین صاحب سرہندی رضی اللہ عنہم اور حضرت صوفی صاحب کے فرزند حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب رضی بھی شامل تھے۔ صوفی صاحب حضرت مسیح موعود کا مکتوب مبارک ہاتھ میں لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں تم سب آمین کہتے جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس تاریخی دعا کے الفاظ یہ تھے:

دعا کے الفاظ

"اے ارحم الراحمین ایک بندہ عاجز اور ناکارہ پُر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے۔ اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت راضی ہو جائے مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار۔ اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اٹھا۔ اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اسکو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظل حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضا میں پہنچا اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین یا رب العالمین"

حضرت صوفی صاحب کی وفات

حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی زیارت کعبہ اور حج کے برکات سے فیض یاب ہو کر وسط دسمبر ۱۸۸۵ء میں لدھیانہ پہنچے اور یکایک سخت بیمار ہو گئے۔ چنانچہ ابھی تیرہ دن ہی واپسی پر گذرے تھے کہ ۱۹ ربیع الاوّل ۱۳۰۳ھ ہجری مطابق ۲۷ دسمبر ۱۸۸۵ء کو پیغام اجل آ گیا اور آپ لدھیانہ کے قبرستان گور غریباں میں دفن ہوئے۔ تھوڑا عرصہ بعد حضرت بنفس نفیس تعزیت کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے۔ حضرت پیر افتخار احمد صاحب رضی کا بیان ہے کہ حضور نے اس موقعہ پر "تھوڑی دیر قیام فرمایا والد صاحب مرحوم کی محبت اخلاص اور دینی خدمت کا ذکر فرماتے رہے۔ پھر حضور نے مع حاضرین دعا فرمائی۔"

ولادت

مورخہ ۲۳ر نومبر بروز اتوار اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی عزیز منیر الدین احمد صاحب ریڈیو مکینک سکھر کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ نے بشیر الدین رکھا ہے۔ نومولود محترم حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب آف بورنیو کا پوتا اور محترم خلیفہ علیم الدین صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

(امتہ الرحیم عطیہ اہلیہ محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم)

وصایا شرعی اور قانونی لحاظ سے مکمل ہونی چاہئیں

یکم مئی سے اس وقت تک سات ماہ کے عرصہ میں سات مرتبہ اعلانات کے ذریعہ احباب کی خدمت میں عرض کیا جا چکا ہے کہ وصایا کے مضامین کی تحریر میں ایسی احتیاط کی ضرورت ہے کہ جس سے وہ شرعی اور قانونی لحاظ سے مکمل ہو جائیں۔ لیکن بعض وصایا پھر بھی کسی نہ کسی پہلو سے نامکمل آتی ہیں اور اس وجہ سے اُن پر کارروائی کرنے میں خواہ مخواہ تاخیر ہو جاتی ہے بہذا اب آٹھویں مرتبہ اس اعلان کے ذریعہ احباب کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے۔ کہ وصیت لکھنے سے پہلے رسالہ الوصیت شائع کردہ نظارت بہشتی مقبرہ (جولائی ۱۹۶۰ء) کے آخری صفحات (ل م ۔ ن ۔ س) ملاحظہ فرما لیا کریں۔ ان صفحات پر وصایا کے تین مسودے بطور نمونہ دئے گئے ہیں۔ ان میں جو مسودہ ان سے مناسب حال ہو حتی الامکان اس کی پوری پوری پیروی کرتے ہوئے وصیت لکھا کریں۔ اگر یہ رسالہ موجود نہ ہو۔ تو اخبار الفضل مجریہ ۱۴ر جولائی ۱۹۶۰ء کا صٓ اور اخبار الفضل مجریہ ۱۲ر اگست ۱۹۶۰ء کا صٓ دیکھ لیا کریں ان دونوں پرچوں میں بھی یہ تینوں مسودے شائع ہو چکے ہوئے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

"معجزات کی حقیقت" پر مقالہ

مورخہ ۲ر۳ بوقت پونے چھ بجے شام جامعہ احمدیہ کے ہال میں مکرم سید عبد الحی صاحب شاہ "معجزات کی حقیقت" کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھیں گے اہلیان ربوہ سے درخواست ہے کہ بکثرت شامل ہو کر استفادہ فرما دیں۔ (عزیز احمد ناصر سیکرٹری مجلس علمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

اپنے مرحوم رشتہ داروں کے لئے دائمی دعاؤں کا انتظام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بے شمار احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ حضور انور نے مالی استطاعت رکھنے والے احباب کو ثواب کا موقعہ عطاء کرنے کے لئے یہ تجویز فرمائی ہے کہ جو احباب اپنے مرحوم رشتہ داروں کے نام دعا کی غرض سے زندہ رکھنا چاہتے ہیں وہ بیرونی ممالک میں بننے والی مساجد کے لئے ۱۵۰/- روپیہ فی کس چندہ ادا کریں تو ان کا نام متعلقہ مسجد میں انشاء اللہ تعالیٰ کندہ کروا دیا جائے گا

چنانچہ حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہماری ایک مخلص بہن محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ ہیڈ معلمہ چک $\frac{9}{12-L}$ ضلع منٹگمری نے اپنے شوہر مرحوم محترم چوہدری محمد ایوب علی صاحب کی طرف سے ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر مبلغ ۱۵۰/- روپیہ کا عطیہ برائے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) دفتر تحریک جدید کو ارسال فرمایا ہے جزاھا اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلص بہن کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کی پانچ سالہ لڑکی ہونی ترقی میں جو روکیں ہیں انہیں اپنے فضل و کرم سے دور فرمائے نیز ان کے مرحوم شوہر کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کراچی کا سالانہ اجلاس

لجنہ اماء اللہ کراچی کا سالانہ جلسہ ۲۰ نومبر ۱۹۶۰ء کو احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ ربوہ سے محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے بطور نمائندہ شرکت کی۔ جلسہ کا پروگرام دو اجلاسوں پر مشتمل تھا۔ پہلے اجلاس میں تلاوت قرآن کریم، عہد نامہ اور نظم کے علاوہ صدر لجنہ کراچی نے خطاب فرمایا۔ لجنہ کراچی کی سالانہ رپورٹ سنائی گئی اور استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ، مریم عثمان صاحبہ، بیگم یٰسین اور انیسہ بھٹی صاحبہ نے تقاریر کیں۔

نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں استانی صاحبہ اور جمیلہ عرفانی کی تقاریر تھیں۔ پھر ایک تقریری مقابلہ ہوا جس کا عنوان تھا "حضرت مصلح موعود کے عہد میں جماعت احمدیہ کی ترقی" اس مقابلہ میں شوکت گوہر اول رہیں۔ فرحت نواز دوم اور مبارکہ طیبہ سوم آئیں سپیشل انعام نصرت جہاں کو ملا۔ دوران سال میں بہترین کارگزاری پر کراچی کے تین حلقوں نے کپ حاصل کئے۔ جن میں اول نمبر پر ناظم آباد۔ دوسرے نمبر پر سعید منزل اور تیسرا انعام جیکب لائنز نے حاصل کیا

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے امتحانوں میں اول دوم اور سوم آنے والی لڑکیوں کو بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔ پانچ بجے دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(جمیلہ عرفانی جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کراچی)

وعدہ دیر سے پیش کرنے کی تلافی مکرم جی۔ ایم۔ اقبال صاحب ڈھاکہ سے اپنی چٹھی مورخہ $\frac{11}{60}$-۲۰ کے ہمراہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے مبلغ ۴۶/- کا چیک برائے چندہ تحریک جدید سال ۲۷ ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "وعدہ کرنے میں اس سال کچھ دیر ہو گئی ہے۔ اب اس کی تلافی کی یہی صورت نظر آئی ہے کہ وعدہ بھی کروں اور ساتھ ہی تاخیر کے تدارک میں اس کی یکمشت ادائیگی بھی کر دوں"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

باموقعہ دکان مسجد محمود تحریک جدید ربوہ سے ملحق ایک باموقعہ دکان کرایہ کے لئے خالی ہے۔ تحریک جدید کے کوارٹروں کے ساتھ ہونے کے باعث دکانداروں کے لئے فائدہ کا عمدہ موقعہ ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر لکھیں یا دفتر کے اوقات میں بالمشافہ بات کریں۔

(مشتاق احمد باجوہ نگران مسجد محمود تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا:- (۱) مجھے کچھ عرصہ سے دائیں چوتڑ میں شدید درد ہے۔ اٹھنے بیٹھنے سے لاچار ہوں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (بشیر احمد مانگی ظفر آباد براستہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد سندھ)

معاوضہ جائیداد کا روپیہ ملنے پر اپنے مرحوم محسنوں کا بھی خیال رکھئے

مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب بنگوی سابق سیکرٹری مال حلقہ دہلی دروازہ لاہور اپنے مرحوم والدین کی طرف سے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ۱۵۰/- روپیہ کی تحریک میں حصہ لے کر تحریر فرماتے ہیں

"مشرقی پنجاب کی جائیداد جو کہ بذریعہ کلیم تصدیق ہو کر ملی ہے۔ یہ محض مرحوم و مغفور والدین کی کوششوں کا پھل ہے۔ اس لئے میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ ان کو اس جائیداد کا یہی فائدہ ہو سکتا ہے کہ ان کے ناموں کو ۱۵۰/- روپیہ ادا کر کے کندہ کراؤں۔"

اگر جائیداد کے معاوضہ میں روپیہ حاصل کرنے والے جملہ احباب کے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ وہ اس موقعہ پر اپنے مرحوم محسنوں کا نام ممالک بیرون کی مساجد میں کندہ کروالیں اور قیامت تک ان کے لئے دعاؤں کا ایک عظیم الشان ذریعہ پیدا کریں تو یہ ان کی عین خوش بختی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ متعلقہ احباب کو توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اطلاعات

۱۔ سی ایس ایس کلاس انتخاب برائے داخلہ $\frac{12}{60}$-۵ ٹرم $\frac{12}{60}$-۱۵ تا $\frac{4}{61}$-۱۴ فیس فی ٹرم ۹۰/- برائے لازمی مضامین، ۱۰/- فی مضمون برائے اختیاری۔ امیدواران ایڈمنسٹریٹرز سی ایس ایس امتحان کلاس۔ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے رابطہ پیدا فرمائیں

(پ ر ٹ $\frac{11}{60}$-۲۴)

۲۔ ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمشن لاہور ڈبلیو پی ای ایس (W.P.E.S.) کلاس ٹو۔ اسامیاں ۶۔ تنخواہ ۲۵۰-۲۰-۴۵۰-۲۵-۶۰۰-۲۵-۷۵۰۔ شرائط: گریجوایٹ ایجوکیشن ڈگری یا ڈپلومہ۔ پانچ سالہ تجربہ۔ عمر ۲۷ تا ۴۰ تک۔ درخواستیں $\frac{12}{60}$-۱۹ تک فارم و تفصیلات سات آنے والا جوابی لفافہ بھیج کر طلب ہوں۔

(پ ر ٹ $\frac{11}{60}$-۲۱)

۳۔ بیرون ملک ٹریننگ کے لئے وظائف وظائف جاپانی گورنمنٹ دو اقسام (۱) ریسرچ (۲) انڈر گریجوایٹ

تعلیم مدت تعلیم دو سال بصورت ریسرچ، پانچ سال بصورت تعلیم۔ مالیت وظیفہ ۲۲۵/- ڈالر ماہوار کے برابر۔ یہ رقم اخراجات رہائش، خوراک، نقل و حرکت کتب وغیرہ کے لئے کافی۔ اخراجات روانگی جزوی طور پر اور واپسی پورے طور پر بذمہ امیدوار

شرائط برائے ریسرچ: متعلقہ مضمون کی ڈگری۔ برائے تعلیم انٹرمیڈیٹ آرٹس سائنس یا کامرس والد یا سرپرست کی طرف سے اخراجات سفر کی گارنٹی

مجوزہ فارم مسٹر اے آر خان سیکشن آفیسر منسٹری آف ایجوکیشن بلاک B-5 کراچی سے بارہ آنے کا واپسی لفافہ بھیج کر طلب کریں۔ آخری تاریخ برائے درخواست $\frac{12}{60}$-۱۵ (پ ر ٹ $\frac{11}{60}$-۲۵)

۴۔ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹرس پولیس تنخواہ ۱۵۰/- شروع سکیل ۱۲۰-۱۰-۲۲۰ علاوہ الاؤنسز۔ سپیشل پے ۳۰/- فری کوارٹر دفتری یونیفارم۔ انٹرویو بہاولپور میں۔

شرائط:- لاء گریجوایٹ۔ باشندہ بہاولپور ڈویژن کو ترجیح۔ عمر ۱۸ تا ۳۰۔ درخواستیں بمع مصدقہ نقول سندات $\frac{12}{60}$-۱۵ تک بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس بہاولپور رینج بہاولپور

(پ ر ٹ $\frac{11}{60}$-۲۶)

۵۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹرس پولیس تنخواہ ۸۰-۵-۱۰۰-۵-۱۲۰۔ یونی الاؤنس ۱۵/- گرانی الاؤنس علاوہ۔ انٹرویو سلیکشن بورڈ۔ شرائط ایف اے۔ باشندہ اضلاع لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، شیخوپورہ۔ عمر ۱۸ تا ۲۵۔ قد ۵-۷ چھاتی ۳۳-$\frac{1}{2}$۳۴۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار $\frac{12}{60}$-۱۵ تک بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس لاہور رینج (پ ر ٹ $\frac{11}{60}$-۲۶)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

(۲) میری دادی جان اہلیہ ڈاکٹر مرزا عبد الکریم صاحب عرصہ پانچ ماہ سے علیل ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ (مرزا عبد الرحیم انور کیمبلپور)

(۳) میری صحت اور بینائی بہت کمزور ہو چکی ہے اور بعض تفکرات بھی ہیں۔ احباب میری صحت کاملہ اور تفکرات کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (جمعدار فضل الدین اوورسیر (پنشنر) پوری بلڈنگ مجاہاں سٹریٹ ۹۳ کرشن نگر۔ لاہور)

پاکستانی بحریہ حملے اور دفاع کی بے نظیر صلاحیتوں کی حامل ہے

بحریہ کو قومی پرچم دینے کی تقریب میں صدر محمد ایوب خاں کی تقریر

کراچی ۲۹ نومبر۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل اعلان کیا کہ پاکستانی بحریہ نے گزشتہ تیرہ برسوں میں قوت اور دفاعی صلاحیت کے اعتبار سے بے نظیر روایات قائم کر لی ہیں۔ صدر ایوب نے یہاں ایک شاندار تقریب میں بحریہ کو قومی پرچم پیش کرتے ہوئے یہ اعلان کیا۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا "ہماری قوم مسلح افواج کی جتنی مشکور و ممنون ہے۔ اس میں بحریہ برابر کی حصہ دار ہے۔ سارے ملک کی دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کی ترقی و کامرانی میں آپ کے ساتھ ہیں۔ صدر ایوب نے کہا کہ جغرافیائی اور دوسرے امور کے لحاظ سے پاکستان کا محل وقوع بڑا اہم ہے اس اعتبار سے پاکستان کو اپنے دفاع کے علاوہ اس مضطرب دنیا میں امن و خیر سگالی کے قیام کے لئے بڑا اہم کردار سرانجام دینا ہے یہ ایک بڑی ذمہ داری ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے قومی سوجھ بوجھ اور کردار کی مضبوطی کی ضرورت ہے صدر نے یقین ظاہر کیا کہ ہمارے پاس جو زبردست فوجی طاقت ہے۔ اس کی مدد سے ہم انشاء اللہ اپنے آپ کو اس کام کی تکمیل کے اہل ثابت کریں گے

مکڑوال میں خام لوہے کے ذخائر

کراچی ۲۹ نومبر۔ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے ذرائع کے مطابق مغربی پاکستان میں مکڑوال میں خام لوہے کے ذخائر کے بارے میں مزید طبقات الارضی کام کے نتائج حوصلہ افزا ثابت ہوئے ہیں دستی سرنگ سے کچھ اور نمونے حاصل کرکے ان کا کالاباغ کی لیبارٹری میں تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس تجزیہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں لوہے کے اتنے ہی اجزاء موجود ہیں جتنے کہ چیچالی کے علاقہ کے خام لوہے میں ہیں دستی سرنگ میں خام لوہے کے ذخائر کی گہرائی قریباً پچاس فٹ بتائی گئی ہے کارپوریشن نے چھ مربع میل میں لوہا نکالنے کے لائسنس کی درخواست دے دی ہے۔

خیال ہے کہ کچھ عرصہ بعد کارپوریشن کالاخیل کے علاقہ سے لوہا نکالنے کے لئے لائسنس حاصل کرے گی۔

مشاورتی کونسل کی سرگرمیوں میں توسیع کرنے کا فیصلہ

گیارہ ڈویژنوں کو ترقیاتی کاموں کیلئے پچاس لاکھ روپیہ دیا جائیگا

لاہور ۲۹ نومبر مغربی پاکستان کی ترقیاتی مشاورتی کونسل نے آج اپنے اجلاس میں اپنی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کرنے کے بارے میں اہم فیصلے کئے۔ مشاورتی کونسل نے دو قاعدے بھی منظور کر لیئے جن کے تحت ترقیاتی سکیمیں تیار کی جائیں گی اور ان کی منظوری کے بعد ان کو عملی جامہ پہنایا جائے گا

مشاورتی کونسل کا اجلاس گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کونسل کے سابقہ (۲۴ جون کے) اجلاس کی کارروائی کی توثیق سے شروع ہوئی اس کے بعد ہوم سیکرٹری شہزادہ عالمگیر نے صوبہ میں بنیادی جمہوریتوں کے کام کے بارے میں سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد وقفہ سوالات شروع ہوا۔

وقفہ سوالات کے بعد ہوم سیکرٹری نے کونسل کے طریقہ کار سے متعلقہ ضوابط کی دفعہ سات میں ترمیم کا مسودہ پیش کیا جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ اس ترمیم کی رو سے کونسلروں کو دس دن کے نوٹس پر عوامی دلچسپی کے امور کے بارے میں سوالات کرنے کا حق حاصل ہو گیا ہے اس کے علاوہ کونسلر بد انتظامی فرائض سے غفلت یا رشوت کے خاص واقعات کی طرف توجہ منعطف کرا سکیں گے کونسل نے ایک اور تجویز بھی اصولی طور پر منظور کی ہے۔

جاپان کے سرمایہ کاروں کی پیش کش

لاہور ۲۹ نومبر وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خان نے بیان بتایا کہ وہ صدر مملکت کے ساتھ اپنے دورۂ مشرق بعید کے دوران پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ لگانے اور غیر ملکی منڈیوں میں پاکستانی مصنوعات کی برآمد بڑھانے کے امکانات کا جائزہ لیں گے آپ نے کہا کہ جاپان کی کئی فرموں نے پہلے ہی مشرقی پاکستان میں صنعتیں قائم کرنے کی پیش کش کی ہے۔ اس کے علاوہ جاپان نے ملک کے دونوں حصوں میں لوہے و فولاد اور سوڈا ایش کے کارخانے لگانے کی بھی پیش کش کی ہے حکومت ان پیشکشوں پر ہمدردانہ غور کر رہی ہے آپ نے امید ظاہر کی کہ صدر کے اس دورے سے ان ملکوں کے ساتھ ہمارے تعلقات مضبوط ہو جائینگے اور غیر ملکی صنعت کاروں کو پاکستان میں سرمایہ لگانے پر بھی آمادہ کیا جا سکے گا۔

صحافیوں کے اُجرت بورڈ کی رپورٹ

ڈھاکہ ۲۹ نومبر صحافیوں کے اُجرت بورڈ کے صدر نے اُمید ظاہر کی ہے کہ اگر آخری وقت کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی تو بورڈ وقت سے پہلے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دے گا۔ رپورٹ پیش کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ہے اُجرت بورڈ کے چیئرمین مسٹر جسٹس سجاد احمد جان نے بتایا کہ وہ ۵ دسمبر تک مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے اور اس کے بعد رپورٹ لکھنے کے لئے واپس لاہور روانہ ہو جائیں گے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اُجرت بورڈ کی رپورٹ کے بعد کارکن صحافیوں کو زیادہ سے زیادہ تحفظ حاصل ہو جائے گا۔

"امریکہ کے بغیر سنٹو ناکافی ہے"

بون ۲۹ نومبر۔ شاہ ایران نے امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ سنٹو کا مکمل رکن بن جائے تاکہ وہ اشتراکیت کے مقابلہ کے لئے زیادہ موثر بن سکے تہران میں مغربی جرمنی کے ایک آزاد خیال روزنامے کے نامہ نگار نے ان سے دریافت کیا تھا کہ کیا سنٹو ایران کی پوری طرح حفاظت کر سکتی ہے شاہ نے جواب دیا "جب تک امریکہ اس کا مکمل رکن نہیں بن جاتا سنٹو بالکل ناکافی ہوگا۔

شاہ نے مزید کہا اگر ایران میں روسی حکومت قائم ہو گئی تو مشرق اقصیٰ کے تمام ملک ختم ہو جائیں گے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چوہدری جمال الدین احمد صاحب واقف زندگی کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام سفیر الدین تجویز فرمایا ہے نومولود حضرت چوہدری بدر الدین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی و سابق مبلغ سلسلہ کا پوتا ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ بچہ کی صحت درازی عمر اور خادم اسلام ہونے کی دعا فرمائیں

ناظم تنظیم

وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

واقفین کی ضرورت

وقف جدید انجمن احمدیہ کو ایسے مخلص واقفین کی ضرورت ہے جو اسلام کے شیدائی ہوں اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں دینی علوم سے شغف اور داجبی واقفیت رکھتے ہوں۔ دیہاتی جماعتوں کی اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کے اہل ہوں اور مالی مشکلات کے باوجود وفاداری فروتنی اور بشاشت کے ساتھ اپنے عہد دل کو نبھانے کی طاقت رکھتے ہوں۔ وقف کی درخواستیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائی جانی چاہئیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دعائے مغفرت

کیپٹن ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب آف لائل پور مورخہ ۲۳/۱۱ بروز بدھ حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے گنگا رام ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا فرماویں۔

(احمد حسن راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸/۱۰ بعد نماز عصر میرے بھائی چوہدری نذیر احمد ایس۔ ڈی او محکمہ انہار جتوئی ضلع مظفر گڑھ ولد چوہدری نذیر محمد صاحب کا نکاح رشیدہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب ساکن سرگودھا کیساتھ چار ہزار روپیہ مہر پر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔

(بشیر احمد میسرز بشیر جنرل سٹورز ربوہ)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

کی طرف صرف رجوع سے پورا کام نہیں ہو سکتا اسکے لئے ضروری ہے کہ صحیح مذہب کی تلاش کی جائے کوئی ایسا مذہب جسکو عقل تسلیم نہ کرے آج کامیاب نہیں ہو سکتا اس لحاظ سے عیسائیت اور دوسرے مذاہب فیل ہو چکے ہیں یہ تمام قدیم مذاہب موجودہ انسان کو اپیل نہیں کر سکتے کیونکہ موجودہ انسان کسی ایسی حقیقت پر ایمان نہیں لا سکتا جو تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت نہ کیا جا سکے۔ اسوقت احمدیت یا حقیقی اسلام ہی وہ مذہب ہے جسکا دعویٰ ہے کہ وہ مابعد الطبعاتی حقائق کو تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت کر سکتی ہے اسطرح انسانی ذہنیت میں جس انقلاب کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی لائی ہوئی تباہی سے بچ سکے وہ انقلاب صرف احمدیت یا حقیقی اسلام کو ہی اختیار کرنے سے رونما ہو سکتا ہے۔